Urdu

والدین کو اپنے بچّوں کی پٹائی کرنے کا حق نہیں

بچّوں کی پرورش کے بارے میں بات چیت

نئے قانون کے بارے میں اگر آپ کے ذہن میں کوئی سوال ہو یا آپ بچّوں کی تربیت کے بارے میں بات چیت کرنا چاہیں تو آپ عاملینِ صحت، بچّے کی نرسری کے پیڈاگوگ، اُس کی جماعت کے استاد (استانی) یا اپنے ڈاکٹر سے رجوع کر سکتے ہیں۔

آپ کو یہ بھی حق ہے کہ گمنام رہتے ہوئے آپ سوشل سروس یا اسکول کے ماہرِ نفسیات (skolepsykolog) سے مشورہ حاصل کریں۔

آپ Børns Vilkår کے ٹیلیفون برائے والدین
فون نمبر 35 55 55 57
یا IND.sam کے پتے
Lille Kirkestræde 3, 2., 1072 København K.
سے رجوع کر سکتے ہیں۔

معلوماتی مہم „Nej til bank“ (پٹائی کے خلاف مہم) کا اہتمام
بچّوں کی قومی کونسل Børnerådet،
بچّوں کے ادارے Børns vilkår
اور تشدد کے خلاف حکومت کے سیکریٹریٹ کے باہمی تعاون سے کیا گیا۔

بچّوں کی قومی کونسل Børnerådet
Vesterbrogade 35 A
1620 København V
فون نمبر: 33 78 33 00

بچّوں کا ادارہ Børns Vilkår
Trekronergade 126 A
2500 Valby
فون نمبر: 35 55 55 59

Design: Henrik Bang Foto: Fasano Nicola/Polfoto Tryk: Centraltrykkeriet, Silkeborg

والدین پر لازم ہے کہ پٹائی کئے بغیر بچوں کی پرورش کریں

ڈنمارک میں اَب بچوں کی پٹائی کرنا قانوناً منع ہے۔ ڈینش پارلیمنٹ نے ۱۹۹۷ء میں ایک قانون کے تحت والدین کو اپنے بچوں کی پٹائی کرنے کی ممانعت عائد کی۔ اِس قانون کے مطابق:

Barnet har ret til omsorg og tryghed. Det skal behandles med respekt for sin person og må ikke udsættes for legemlig afstraffelse eller anden krænkende behandling.

اردو ترجمہ:

بچّے کو اس کی دیکھ بھال اور تحفظ کا حق ہے۔ بچّے کے تشخص کا احترام کیا جائے گا اور اس کو جسمانی اذیت یا دوسرے غیر موزوں سلوک سے محفوظ رکھا جائے گا۔

(قانون نمبر ۴۱۶، مئورخہ ۱۰ جون ۱۹۹۷ء، ولایتِ والدین اور حقِ ملاقات کا قانون، پیراگراف ۲، شق ۲)

قبل ازیں بچّوں کی پرورش کیلئے ان کی پٹائی کرنا عام بات تھی۔ حتیٰ کہ بڑے لوگ بھی روزمرّہ زندگی میں جسمانی سزا برداشت کرتے رہے۔
البتہ اب جسمانی سزا دینا قانوناً منع ہے۔

تاریخ کا مختصر جائزہ ہمیں بتلاتا ہے کہ:
۱۹۱۱ء میں قیدیوں کو جسمانی سزا دینے کی ممانعت ہوئی
۱۹۲۰ء میں مرد کو اپنی بیوی یا خادموں کو مارنا ممنوع قرار دیا گیا
۱۹۶۷ء میں اساتذہ کو شاگردوں کی پٹائی سے روک دیا گیا
۱۹۹۷ء میں والدین کو اپنے بچّوں کو مارنے کی ممانعت کردی گئی

اِس نئے قانون کے تحت بچّوں کو جسمانی سزا سے وہی تحفظ فراہم کیا گیا ہے جو کہ وقت کے ساتھ ساتھ بالغوں کو حاصل ہوا۔

پٹائی کے بغیر بچّوں کی پرورش کیوں؟

بحیثیت والدین ہم اپنے بچّوں سے محبت کرتے ہیں اور ان کی بہتری چاہتے ہیں۔ جب ہم بچّوں کی پٹائی کرتے ہیں تو شاید ہمارا مقصد ان کی تربیت کرنا ہوتا ہے، چنانچہ کچھ والدین طبیعتاً جسمانی سزا کا استعمال کرنے لگتے ہیں جبکہ دوسرے اس سے قطعاً اجتناب کرتے ہیں۔ روزمرّہ کی بھاگ دوڑ اور ہیچ وپیچ میں پٹائی کرنا شاید آخری حربہ رہ جاتا ہے یا ہوسکتا ہے پٹائی کے ذریعے ہم بچے پر اپنی بڑائی ظاہر کرنا چاہتے ہوں۔

پٹائی سے بچّے کو چوٹ لگ سکتی ہے۔ پٹائی اگر والدین کے مزاج کا حصّہ بن جائے تو بچّے کی خوداعتمادی کو نقصان پہنچنے کی نوبت آسکتی ہے یا بچّہ خود مارپیٹ کا ارتکاب کرنے لگتا ہے۔ یہ بات والدین اور بچّے کے باہمی تعلقات اور اعتماد کیلئے نقصان دہ ہے کہ ماں یا باپ، وہ لوگ جن کی قدر بچّہ سب سے زیادہ کرتا ہے، جسمانی سزا کا استعمال کریں۔

بچّے کو ایک محفوظ اور مارپیٹ کے بغیر زندگی کا اُتنا ہی حق ہے جتنا کہ بڑوں کو۔

محبت، قربت اور بات چیت سے باہمی احترام بڑھتا ہے

پٹائی کئے بغیر بچّوں کی پرورش کی جاسکتی ہے اور نئے قانون کے تحت یہ ضروری بھی ہے۔ باوجود اس کے کہ بچّے کو مارنا اَب قانوناً منع ہے، بچّے پر دوسرے طریقوں سے ظاہر کیا جاسکتا ہے کہ فیصلہ کا حق کِس کو ہے۔
والدین اگر اپنے بچّے کے ساتھ باہمی احترام کا رشتہ قائم کرنا چاہیں تو پٹائی کے بجائے بات چیت، محبت اور قربت زیادہ کارآمد وسیلہ ثابت ہوسکتے ہیں۔